فون نمبر ۴۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ عَسٰی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲۱ ظہور ۱۳۴۵ھش ۳ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲۱ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۹۴

اخبار احمدیہ

ـ• ربوہ ۲۰ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ـ• ربوہ ۲۰ اگست۔ کل یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ملالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت پر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام نے ہر شخص کو اپنی استعداد کے مطابق قربانی کرنے کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ قربانیوں کے میدان میں اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا رہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے اسراف سے بچتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرنے اور بخل سے اجتناب کی تلقین فرمائی اور خصوصیت سے تحریک جدید کے ان حصول پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا جن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سادہ زندگی بسر کرنے سے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقاصد اور ان کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور احباب کو اپنے وعدوں کی ایک تہائی سے زائد رقم جلد از جلد ادا کرنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

ـ• ربوہ ۲۰ اگست۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں، استغفار، عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ

اس طرح اپنے تئیں ان عنایات اور توجہات کا مستحق بناؤ جن کا خدا نے وعدہ کیا ہے

"ممکن ہے کہ جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں، افترا پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالےٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سُن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں۔ مگر انہیں خدا تعالےٰ کی اس سنّت کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے۔ اس لئے مَیں بار بار بتاکید حکم کرتا ہوں کہ جنگ وجدال کے مجمعوں، تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو۔ اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنوں پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیۂ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالےٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہونگی۔ مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، اور کبر اور رعونت، اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ

اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے

اندازاً دو لاکھ روپیہ قیمتی جائداد کا عطیہ

محترم میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ حال اسلام آباد نے اپنا بلا شرکت غیرے ملکیتی مکان واقع نزد ماڈل ہائی ملتان جو تقریباً سات سو مربع گز رقبہ پر مشتمل اور اندازاً دو لاکھ روپیہ مالیت کا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقاصد کے لئے وقف کرنے کا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس مکان پر سر دست کچھ ذمہ داری ہے جسے محترم پراچہ صاحب ادا کرنے کے بعد یہ مکان فاؤنڈیشن کے نام باقاعدہ منتقل کرا دیں گے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے محترم پراچہ صاحب کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اور ان کے خاندان کے لئے رحمت و برکت کا موجب بنائے۔ اگر چند صاحب استطاعت اور ذی ثروت احباب و مخلصین پراچہ صاحب محترم کے طریق کو اپناتے ہوئے دو دو تین تین لاکھ یا کم و بیش کی رقوم یا جائدادیں فضل عمر فاؤنڈیشن کو بطور عطیہ پیش کر دیں تو ہفتوں میں فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کی طرف توجہ دینی شروع کر دی جائے گی۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۶ء

دھاندلی کون مچاتا ہے

قرآن کریم میں اس امر کی وضاحت بھی نہایت صفائی سے کی گئی ہے۔ جب کوئی بندۂ حق اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا کو سنانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جہاں شروع میں تھوڑے سے لوگ اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں وہاں ایک طاقتور گروہ اس کے خلاف بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے جو چاہتا ہے کہ بندۂ حق کی آواز کو دبا دیا جائے اور اس کی بات کو پھیلنے نہ دیا جائے۔ چونکہ اس گروہ کے پاس سچائی نہیں ہوتی اس لئے یہ گروہ طرح طرح کی مکاریوں اور فریب کاریوں اور دھمکیوں سے کام نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا اس گروہ کی سرگرمیوں سے پردہ اٹھایا ہے اس تعلق میں آدم اور ابلیس کا واقعہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام فرشتوں نے حضرت آدم کے لئے سجدہ میں سر جھکا دیا تو ابلیس نے سجدہ سے انکار کر دیا سجدہ سے یہاں مراد آدم کی برتری تسلیم کرنے سے بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ابلیس کا یہ کہنا کہ آدم کی خلقت مٹی سے اور میری خلقت آگ سے ہے اس لئے میں آدم سے بہتر ہوں اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین

یعنی جب اس کو کہا گیا کہ جس طرح فرشتوں نے آدم کے لئے سجدہ کیا ہے تم بھی کرو تو اس نے انکار کر دیا اور استکبار کیا۔ اور وہ کافروں میں سے تھا۔ انکار کرنے کی اصل وجہ استکبار ہی ہے جب استکبار کا سوال درپیش ہوتا ہے تو چنگا بھلا دانا بینا بھی اندھا ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ بات بھی ہے کہ باوجود محدود القویٰ ہونے کے اپنی کمزوری کا اعتراف بہت مشکل ہوتا ہے۔

الغرض آدم اور ابلیس کا جو واقعہ شروع میں بیان کیا گیا ہے اس کے مطالعہ سے انبیاء علیہم السلام اور بندگان حق کی مخالفت کرنے والوں کی نفسیات کا بخوبی علم ہو سکتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام جہاں نمائندۂ حق کا نمونہ پیش کرتے ہیں وہاں ابلیس ان کے مخالفین کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ابلیس پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو ابلیس یوم یبعثون تک اجازت مانگتا کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس حد تک اجازت دے دیتا ہے کہ خدا کے پاک بندوں پر اسے کوئی قدرت نہیں ہوگی۔

ابلیس کے ورغلانے سے حضرت آدمؑ کا ممنوعہ شجر کا پھل کھا لینا اسی بات کو واضح کرتا ہے کہ ابلیس کو جو انسانوں کو بہکانے کی مہلت ملی ہے، ہر بندۂ حق کے مخالف شیاطین کا ایک گروہ ضرور اٹھتا رہے گا۔ چنانچہ سورۂ انعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن
یوحی بعضھم الیٰ بعض زخرف القول غرورا.....
وھو اعلم بالمھتدین (الانعام آیت ۱۱۳ تا ۱۱۸)

ترجمہ: اور ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کے لئے ان کے دل میں بُرے خیال ڈالتے ہیں جو محض ملمع کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تو ان کو بھی اور ان کے جھوٹ کو بھی نظر انداز کر دے۔ اور (خدا تعالیٰ نے یہ اس لئے چاہا ہے) تا قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل (اپنے اعمال کے نتیجہ میں) ایسی ہی باتوں کی طرف جھکیں اور تا وہ اس (یعنی جھوٹ) کو پسند کرنے لگ جائیں اور تا وہ اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں (تو کہہ دے) کیا اللہ کے سوا میں کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں؟ حالانکہ اس نے تم پر کھلی کھلی کتاب اتاری ہے۔ اور جنہیں ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ سچائی کے ساتھ تیرے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ پس تو جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ بن۔ اور تیرے رب کی بات (تو) حق اور انصاف کے ساتھ پوری ہو کر رہے گی (کیونکہ) اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور وہ خوب سننے والا (اور) خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر تو زمین میں (بسنے والوں) سے اکثر کی بات کی پیروی کرے۔ تو وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے۔ وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور صرف اٹکل سے باتیں کرتے ہیں۔ تیرا رب ہی یقیناً اسے جو اس کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے بہتر جانتا ہے اور وہی ہدایت یافتوں کو بہتر جانتا ہے۔

ان آیات کو پڑھنے سے بندگان حق کے مخالفین کی نفسیات اور ان کے ساتھ سلوک کے لئے ضروری باتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

اب ذرا سورۂ یاسین کی مندرجہ ذیل آیات بھی پڑھیں۔

واضرب لھم مثلا ..... قوم مسرفون (سورۂ یاسین آیات ۱۴ تا ۲۰)

ترجمہ: اور تو ان کے سامنے ایک گاؤں والوں کی حالت بیان کر جبکہ ان کے پاس ان کے رسول آئے۔ یعنی جس وقت ہم نے پہلے تو ان کی طرف دو رسول بھیجے لیکن انہوں نے ان دونوں کا انکار کر دیا۔ اس پر ہم نے پہلے دو رسولوں کو ایک تیسرا رسول بھیجکر طاقت بخشی۔ پھر ان سب نے ملکر اپنی قوم سے کہا کہ ہم تمہاری طرف ایک پیغام لے کر تمہارے رب کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو۔ اور رحمٰن خدا نے کوئی چیز بطور الہام کے نہیں اتاری۔ تم صرف جھوٹ بول رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اس بات کو جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم کھلی کھلی تبلیغ کر دیں۔ اس پر کفار نے کہا ہم تو تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں۔ اگر تم اپنی ان باتوں سے رکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے۔ اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا عمل تو تمہارے ساتھ ہے (تم جہاں بھی ہو گے تمہارے عملوں کا بدنتیجہ نکلتا رہے گا) کیا تم یہ بات اس لئے کہتے ہو کہ ہم تم کو اچھے کام یاد دلاتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ تم حد سے گزرنے والی قوم ہو۔ (اس لئے لازماً سزا پاؤ گے)

الغرض دنیا میں یہ دو گروہ ساتھ ساتھ چلے آئے ہیں۔ ایک گروہ بندگان حق کا جو کار اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونے کا ادعا کرتے ہیں اور ایک گروہ ان کے مخالفین کا جو ان کی تبلیغ کو روکنا ہی اپنا بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ یہ آخر الذکر گروہ پہلے گروہ کے خلاف طرح طرح کے دجالی ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ ایک ہتھیار تو وہ ہے جس کا ذکر سورۂ انعام میں ہوا ہے یعنی مخالفین حق جھوٹی باتیں نشر کرتے ہیں اور اس کو ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں تاکہ لوگ بندہ حق کی تبلیغ سے متاثر نہ ہوں۔ دوسرے وہ جبر کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ نبی اللہ کے خلاف تلوار اٹھانے سے لے کر حکومتی طاقت کو استعمال کرنے تک وہ کیا کیا نہیں کرتے۔ بندۂ حق کو مٹانے کے لئے باہم سازشیں کرتے ہیں۔ خود دھاندلی مچاتے ہیں اور دھاندلی مچانے کا الزام بندگان حق پر دھرتے ہیں وغیرہ وغیرہ (باقی)

روحانی نہر

—• الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے، اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

—• آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے

(مینیجر)

ماضی کے خزانے

رُوحانیت کے دو زبردست ستون

نونہالانِ جماعت سے دردمندانہ اپیل

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ)

(۲)

دوسری چیز جو روحانیت کی جان کہلانے کی حقدار ہے وہ دُعاؤں کی عادت اور دعاؤں میں شغف ہے۔ یہ نیکی ایک طرف تو تقویٰ کا لازمی نتیجہ ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک متقی انسان جو خدا کا خوف دل میں رکھتا ہے دعاؤں کی طرف سے غافل رہے اور دوسری طرف یہ نیکی تقوےٰ کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گویا یہ نیکی تقویٰ کا سبب بھی ہے اور اس کا نتیجہ بھی۔ اور حق یہ ہے کہ دُعا اسلام کی جان ہے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس سے انسان کا اس کے آسمانی آقا اور خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے۔ جس دین میں خدا کے ساتھ انسان کا ذاتی تعلق قائم نہیں ہوتا وہ دین ہرگز کوئی دین نہیں بلکہ محض ایک مُردہ لاش یا ایک خشک شاخ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن میں اور ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث میں دعا پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے ادعونی استجب لکم یعنی اے میرے بندو اپنی ہر ضرورت مجھ سے مانگا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا مگر ضروری ہے کہ تم بھی میرے احکام کو مانو۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم خدا کے ساتھ دعا کے ذریعہ تعلق قائم نہیں کرو گے تو خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا سے مُراد رسمی دعا نہیں بلکہ حقیقی درد و سوز کی دُعا مُراد ہے جس میں انسان کا دل گویا پگھل کر خدا کے دروازہ پر گر جائے۔ چنانچہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ آپ اسی درد و سوز کے ساتھ دُعا فرمایا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ اور اِس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"دعا میں اللہ تعالےٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہام یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دُعا ہی ہے اِس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دُعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے۔"

پس ہمارے احباب کو اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو دُعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس کے بغیر خدا کے ساتھ ذاتی تعلق ہرگز قائم نہیں ہو سکتا اور دین محض ایک بے جان سی چیز بن کر رہ جاتا ہے اور خدا کے تازہ نشانوں سے محروم ہو کر صرف ایک قصہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے دعا حقیقی دعا ہونی چاہیئے جس کے ساتھ دل کا انتہائی سوز و گداز شامل ہو اور اگر دل کی ہنڈیا نہیں اُبلتی تو کم از کم دل سے دھواں تو اُٹھے۔ پس چاہیئے کہ خدا کے دامن سے اِس طرح چمٹے رہو کہ وہ ایک مہربان باپ کی طرح تمہاری جھولی بھرنے میں خوشی محسوس کرے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا ایک یا دو یا تین وقت کی دُعا کا نام نہیں بے شک خدا چاہے تو بندے کی پہلی پُکار پر ہی اس کی دعا قبول کر لے مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا بلکہ خدا کی یہ سنت ہے کہ وہ بندے کے صبر اور استقامت کو بھی آزماتا ہے اور بعض اوقات لمبا سلسلہ دعاؤں کا چلنے کے بعد قبولیت کا وقت آتا ہے۔ بلکہ بعض بزرگوں کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے کہ انہوں نے بیس بیس سال مسلسل دعا کی اور پھر کہیں جا کر اُن کی دعا قبول ہوئی لیکن اِس زمانہ کی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے خدا نے اذا الجنّة ازلفت کے الفاظ فرمائے ہیں "یعنی آخری زمانہ میں جنت مومنوں کے قریب کر دی جائے گی۔" اس لئے شاید وہ اب لوگوں کو اتنا نہ آزمائے جتنا کہ پچھلے لوگوں کو آزمایا گیا۔ مگر کچھ نہ کچھ صبر اور استقامت کا نمونہ تو بہر حال دکھانا ہوگا۔

دعا کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے دُعا کے معاملہ میں خدا کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ دوستانہ رنگ کا ہوتا ہے۔ کبھی وہ اپنے بندوں کی بات مان لیتا ہے اور کبھی ان کی تربیت کے لئے اپنی بات منواتا ہے۔ پس اگر خدا کسی دعا کو ردّ کر دے تو اس پر دلگیر مت ہو اور صبر اور شکر سے کام لو اور یقین رکھو کہ اسی میں تمہاری بہتری تھی۔ دیکھو ایک نادان بچہ بسا اوقات آگ کے خوبصورت اور روشن شعلوں کو دیکھ کر ان کی طرف شوق سے لپکتا ہے مگر ماں باپ اُسے روک دیتے ہیں اور وہ اُن کے روکنے پر روتا بھی ہے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ پس اگر کوئی دعا ردّ ہو جائے تو اس پر خدا سے تعلق نہ توڑو بلکہ اَور زیادہ مضبوط کرو کیونکہ خدا مستقبل کی باتوں کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور وہ تمہاری بہتری کو تم سے زیادہ سمجھتا ہے۔

اِسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سچے مومن کی ہر دعا قبول ہوتی ہے مگر اس کے قبول ہونے کی صورتیں مختلف ہیں (۱) یا تو خدا اپنے بندے کی دعا اسی صورت میں قبول فرما لیتا ہے جس صورت میں کہ وہ مانگی جاتی ہے۔ اور (۲) یا اگر یہ دعا خدا کی کسی سنت یا مصلحت کے خلاف ہوتی ہے یا خود دعا مانگنے والے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے تو وہ اُسے ظاہری صورت میں قبول کرنے کی بجائے اس سے کوئی ایسی تلخ تقدیر جو اس پر آنے والی ہوتی ہے ٹال دیتا ہے اور (۳) یا پھر اس کے لئے آخرت میں کوئی نعمت مخصوص کر دیتا ہے۔ گویا سچے مومنوں کی دُعا تو ضرور قبول کرتا ہے مگر اس کی قبولیت کی صورت مختلف ہو سکتی ہے۔ پس دعا کرنے والے کو کسی حالت میں بھی دلگیر یا مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا آسمانی آقا ہر حال میں رحیم و کریم آقا ہے جس کی رحمت میں شک کرنا کفر میں داخل ہے۔ جس نے خدا کی رحمت میں شک کیا وہ گیا۔ بعض بزرگوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خدا کی رحمت کے بعض پہلوؤں سے شیطان بھی محروم نہیں ہے۔ پس آپ لوگ جو ایک خدائی مامور کی جماعت ہیں اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے آخرین منھم والے متبعین میں شامل ہیں کیوں مایوس ہوتے ہیں؟ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دُعا اس الحاح اور درد اور انہماک کے ساتھ کی جائے اور خدا کے دامن کے ساتھ اس طرح لپٹا جائے اور اس کے بابِ رحمت پر اپنے آپ کو اس طرح پھینکا جائے کہ وہ ارحم الراحمین آقا اپنے بندے کی تضرعات کے جواب میں کچھ نہ کچھ انکشاف بصورت رؤیا یا کشف یا الہام کرنے کے لئے حرکت میں آ جائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر بندہ خدا کی طرف قدم قدم چل کر آتا ہے تو وہ اس کی طرف دوڑ کر پہنچتا ہے پس اگر دُعا میں سوز و گداز کی صحیح کیفیت پیدا ہو جائے تو خدا ضرور کسی نہ کسی رنگ میں اپنا منشاء ظاہر فرما دیتا ہے۔ خصوصاً جب کہ دعا میں ایک گونہ استخارہ کی کیفیت بھی پیدا کر لی جائے۔ میرا تجربہ ہے کہ حقیقی دُعا جواب سے خالی نہیں رہتی گو جواب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے اس کے لئے دل کا تقوےٰ اور سوز و گداز کی کیفیت اور صبر و استقامت

کا مقام ضروری شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔

"یعنی جو لوگ سچا ایمان لاتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ تقویٰ بھی اختیار کرتے ہیں ان پر خدا کے فرشتے خدائی بشارتیں لے کر نازل ہوتے ہیں جو دُنیا اور آخرت دونوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو ہمیشہ رہے گا اور کبھی نہیں بدلے گا۔ اور یہ ایک عظیم الشان کامیابی ہے جس کا رستہ سب مومنوں کے لئے کھلا ہے۔"

پس خدا کی طرف سے رؤیا اور کشوف اور الہامات کے نزول کے لئے سچا ایمان اور دل کا تقویٰ جو دینداری کی روح ہے لازمی شرط ہے۔ اور اس شرط کو پورا کرنے والا مومن جو خدا کے دروازہ پر دُعاؤں کے ذریعہ گرا رہتا ہے کبھی بھی بشاراتِ ربّانیہ سے محروم نہیں رہتا مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ رستہ بہت نازک ہے اور اس میں بعض اوقات ٹھوکر کا سامان بھی پیدا ہو جاتا ہے اس لئے چوکس رہو کہ شیطان دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور کسی سچی خواب آنے یا سچّا الہام ہونے پر ہرگز تکبّر سے کام نہ لو بلکہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اپنی ایک نعمت سے نوازا ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر تکبّر کرنے والے بلعم باعور نے کس طرح ٹھوکر کھائی کہ ملہم بنتے بنتے ذلت کے گڑھے میں جا گرا اور خدا نے اس کے لئے کتّے کی مثال دی۔ پس یہ مقامِ شکر بھی ہے اور مقامِ خوف بھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسلامی روحانیت کا ماحصل تقویٰ اور دُعا ہے۔ یہ دونوں چیزیں روحانیت کی جان ہیں۔ پس ہماری جماعت کو عموماً اور ہمارے نوجوانوں کو خصوصاً ان دو باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے تا کہ شیطان اُن کی طرف سے بالکل مایوس ہو جائے۔ وہ اپنے دل میں تقویٰ پیدا کریں جو نیکی کی روح اور اعمالِ صالحہ کی جڑھ ہے جس کے متعلق یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ "اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے"۔ اور پھر وہ دُعاؤں کی عادت ڈالیں جو خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کی ایک مضبوط کڑی ہے اور اپنی دعاؤں میں ایسا سوز و گداز پیدا کریں اور خدا کے دامن سے اِس طرح لپٹیں کہ اس کی رحمت انہیں چاروں طرف سے گھیر لے اور وہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ کے سچے مصداق بن جائیں اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ان کے بعد وہ بھی ان نعمتوں کے حامل بن جائیں جو خود انہیں حاصل ہوئی ہیں تا یہ سِلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور جماعت کی روحانیت نہ صرف ہمیشہ قائم رہے بلکہ اس کا ہر قدم پہلے قدم سے آگے اُٹھے اور برابر اُٹھتا چلا جائے وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

جیسا کہ مَیں نے شروع میں بیان کیا ہے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کم ہوتے جاتے ہیں اور بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں اور پُرانے صحابی تو چند گنتی کے نفوس سے زیادہ نہیں۔ پس نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آکر اُن کی جگہ لیں اور تقوےٰ اور دُعاؤں کی عادت میں اتنی ترقی کریں کہ صحابہ کی طرح خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے مورد بن جائیں۔ ان کے کانوں میں خدا کی آواز گونجے اور ان کے ہونٹوں پر خدا کا کلام نازل ہو اور ان کے قلوب خدا کی رحمت اور اس کی محبّت اور اس کی برکات کا گہوارہ بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ سوئے ہوئے دِل جاگ اُٹھیں اور جاگتے ہوئے دِل ہوشیار اور چوکس ہو جائیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

مَیں نے یہ مضمون ٹائیفائیڈ کی بیماری میں بڑی تکلیف کے ساتھ اپنے قلم سے لکھا ہے خدا کرے کہ اسے وہ تاثیر اور وہ مقبولیت حاصل ہو جو خدا کی طرف سے آتی ہے اور جماعت کے نوجوانوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائے اور میرے لئے بھی یہ تحریک ثواب اور مغفرت کا موجب ہو۔ آمین۔

خاکسار

مرزا بشیر احمدؓ

ربوہ

۲۶۔جون سنہ ۱۹۵۶ء

تقریبِ شادی

مؤرخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ محترم بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودہا کے فرزند مکرم و دود احمد صاحب سلّمہ اللہ (جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ سرگودہا کے برادرِ اصغر ہیں) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عزیزہ رضیہ خاتون صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب آف ہاڑی کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۱ اگست ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

بارات مؤرخہ ۱۳ اگست کو تین بجے صُبح سرگودہا سے روانہ ہو کر اسی روز دوپہر کو ہاڑی پہنچی اور تقریب رخصتانہ کے بعد اسی روز رات کے گیارہ بجے ہاڑی سے سرگودہا واپس آئی۔ اگلے روز مؤرخہ ۱۴ اگست کو محترم بھائی محمود احمد صاحب نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں سرگودہا کے بعض احبابِ جماعت کے علاوہ متعدد غیر از جماعت معززینِ شہر اور ربوہ کے بھی بعض احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

میٹرک پاس نوجوانوں کو ضروری مشورہ

۱۔ دعاؤں اور استخارہ کے بعد طبعی رجحان کے مطابق آئندہ زندگی کا پروگرام مرتب کریں۔

۲۔ سیکنڈ و تھرڈ ڈویژن والوں کے لئے ایف۔اے یا ایف ایس سی میں داخلہ لینے کی بجائے ٹیکنیکل یا کمرشل انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہونا بہتر ہے۔

۳۔ زمیندار لڑکوں کو زراعتی کالج میں داخلہ لینا چاہیئے۔ لائل پور ایگریکلچرل یونیورسٹی میں نتیجہ میٹرک کے بعد دس روز کی میعاد ہے۔ یہاں ان کے لئے ترقی کا وسیع میدان ہے۔ ملک کو ایگریکلچر گریجوایٹس کی بے حد ضرورت ہے اور رہے گی۔

۴۔ اینیمل ہسبنڈری (ڈاکٹری حیوانات) میں گریجوایٹ ہونے کے لئے بھی کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور میں ۲۰ ۸/۶۶ تک درخواستیں دی جا سکتی ہیں۔ میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن کے لئے نادر موقعہ ہے۔

۵۔ مندرجہ ذیل پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ میں ابھی درخواستیں دینے کی میعاد باقی ہے۔ بہاول پور ۱۵ ۹/۶۶ تک۔ کوئٹہ ۲۵ ۸/۶۶ تک۔ ملتان ۲۹ ۸/۶۶ تک راولپنڈی ۲۵ ۸/۶۶ تک۔

۶۔ کمرشل انسٹی ٹیوٹس میں درخواستوں کی میعاد حسبِ ذیل تاریخوں تک ہے۔ کمرشل انسٹی ٹیوٹ لاہور ۲۵ ۸/۶۶ تک۔ بہاول پور ۲۷ ۸/۶۶ تک۔ کوئٹہ ۲۵ ۸/۶۶ تک۔

اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے۔ (ناظر تعلیم)

برائے توجہ سیکرٹریانِ تعلیم

مہربانی فرما کر مقامی جماعت کے میٹرک پاس کرنے والے لڑکوں کے مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرماویں:۔

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) انتخابی مضامین (۴) نمبر حاصل کردہ (۵) ڈویژن (۶) آئندہ کے عزائم (۷) مقامی مشاورتی تعلیمی کمیٹی کا مشورہ۔

(ناظر تعلیم)

(ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے)

رادھا سوامی تحریک کے گورو صاحب کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کی پیشکش

اور

گورو صاحب سے دلچسپ سوال و جواب

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان ۱۱ اگست ۱۹۶۶ء)

قادیان ۸ راگست۔ روٹری کلب بٹالہ کے ممبر کلونت سنگھ صاحب بیدی ایڈووکیٹ کی دعوت پر جملہ ممبران کلب رادھا سوامی ست سنگ بیاس (ڈیرہ بابا جیمل سنگھ) کے ایک میلہ میں شامل ہوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی روٹری کلب بٹالہ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے اس دعوت میں مدعو تھے اس لئے آپ بھی قادیان سے اپنی دو صاحبزادیوں امۃ العلیم عصمت اور امۃ الکریم کو کب کے ہمراہ بیاس تشریف لے گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی ہمرکابی میں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی اور عزیز سعادت احمد ابن حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کو جانے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ صبح ساڑھے سات بجے کے قریب قادیان سے روانہ ہو کر قریباً ساڑھے نو بجے بیاس ڈیرہ بابا جیمل سنگھ میں پہنچ گئے۔ رادھا سوامی تحریک کے موجودہ گورو سردار چرن سنگھ جی نے عبادت گاہ کے ہال میں حاضرین کو خطاب فرمایا اور اپنی تقریر میں آپ نے آتما اور پرماتما کے تعلق اور بھگتی پر اپنے نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی۔ ان کی تقریر کا پروگرام ساڑھے دس بجے ختم ہو گیا۔ اور پھر روٹری کلب کے مدعو مہمانوں کو ست سنگ کے آراستہ مہمان خانہ میں آرام کرنے کے لئے پہنچا دیا گیا۔ مہمان خانہ کے کلب میں ۱۱ بجے کافی و بسکٹوں وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور پھر گورو صاحب کی تشریف آوری پر کلب میں ہی مجلس منعقد کی گئی جہاں ہر ایک کو اپنا تعارف کرانے کا موقعہ دیا گیا۔ تعارف کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے آگے بڑھ کر گورو صاحب کی خدمت میں مطالعہ کے لئے قرآن مجید (انگریزی ترجمہ) اور بعض دوسری کتب پر مشتمل روحانی تحفہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے احترام کے ساتھ قبول فرمایا۔ کلب کے فوٹو گرافر نے اس موقعہ کا فوٹو لیا۔ روحانی تحفہ پیش کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کافی دیر تک گورو صاحب سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ اسکے بعد حاضرین کو اجازت دی گئی کہ جو دوست کچھ پوچھنا چاہیں بڑے شوق سے ایسا کر سکتے ہیں۔ گورو صاحب کو ان باتوں کا جواب دینے میں خوشی محسوس ہوگی۔ چنانچہ مذہبی امور کے بارہ میں بالخصوص ان معتقدات کی روشنی میں جو گورو صاحب نے اپنی تقریر میں بیان فرمائے تھے۔ اور حضرت گورو بابا نانک ؒ کے مختلف شبدوں اور مسلم فقراء کے تصوف کی مثالوں سے اس کی تشریح فرمائی تھی۔ کہ جو کچھ ہم لوگ بھگت رہے ہیں وہ ہمارے کرموں کا ہی نتیجہ ہے۔ اور بھگتی پر زور دیا تھا۔ کئی دوستوں نے سوال کئے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے اس بات کی وضاحت چاہی کہ سب سے پہلی روح جو وجود میں آئی وہ کس عمل کے نتیجہ میں تھی۔ اگر کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں تھی۔ تو کیا پرمیشر نے اسے اپنی خوشی سے پیدا کیا تھا۔ اس پر گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ ہاں پرانوں میں تو یہی لکھا ہے کہ پرمیشر نے اپنی خوشی کے لئے روح کو پیدا کیا تھا۔ ان کے اس جواب پر چوہدری صاحب نے سوال کیا کہ اگر پرمیشر نے روحوں کو اپنی خوشی کی خاطر پیدا کیا ہے تو پھر انہیں جونوں کے چکر میں کیوں ڈالا۔ جس سے کبھی بھی مخلصی نصیب نہیں ہوتی۔ کیا کبھی ایسا بھی موقعہ آسکتا ہے کہ روحوں کو جونوں کے چکر سے مخلصی نصیب ہو گی۔ اور کیا کوئی ایسی مثال ہے کہ انسان ترقی اور بھگتی کرتے کرتے پرمیشر تک پہنچ گیا ہو اور اس نے پرمیشر سے یہ سوال کیا ہو کہ تو نے اپنی خوشی کی خاطر روحوں کو کیوں دائمی عذاب اور جونوں کے چکر میں مبتلا کر دیا ہے۔ گورو صاحب نے اپنے معتقدات کی روشنی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جہاں تک پرمیشر سے یہ سوال کرنے کا تعلق ہے یہ بہت مشکل مسئلہ ہے۔ جس کو عام آدمی نہیں سمجھ سکتا مہاتما ہی اس کا حل بیان کرتے ہیں۔ لیکن ان کی بیان کردہ وضاحت کو سمجھنے سے بھی عام دماغ قاصر ہیں۔ ہم اس پر روشنی نہیں ڈال سکتے۔ اسکے بعد اور دوست بھی سوالات دریافت کرتے رہے آتما اور پرماتما کے ملاپ کے متعلق چل رہی بات کے ضمن میں ایک موقعہ پر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے دریافت کیا کہ ایک بچہ جو اپنے قصور اور غلطی پر پشیمان ہو کر ماں کے قدموں پر آگر پڑتا ہے۔ اور آنسو بہاتے ہوئے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ تو ماں کی محبت اور پیار جوش مارتا ہے اور بیٹے کو اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی ہے۔ اس کے تمام قصور معاف کر دیتی ہے لیکن کیا پرمیشر میں ماں جیسا اور ماں جتنا بھی پیار نہیں کہ کوئی اسکے آستانہ پر گر کر خواہ کتنا ہی روئے گڑگڑائے اور اپنے قصوروں اور گناہوں کی معافی چاہنے کے لئے راتوں کی نیند اپنے اوپر حرام کرے۔ اور گریہ وزاری سے اپنے آپ کو نڈھال کرے۔ پرمیشر ہرگز اس کے گناہ معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کو کرموں کا پھل ضرور

بھگتنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے ایسے پرمیشر کی طرف بلانے والے بلاتے چلے جارہے ہیں مگر دنیا ایسے پرمیشر سے گھبراتی ہے اس کے قریب جانا تو کجا۔ اس سے دور ہی دور بھاگتی چلی جارہی ہے۔ ہمیں تو ایسے پرمیشور کا پتہ لگنا چاہیئے۔ جو اپنے قصورواربندوں کے گناہوں کو بخشدے ان کی غلطیوں کو معاف کر دے اور مہربان ماں کی طرح اپنے سینہ سے لگا لے۔ اس کے جواب میں جناب گورو صاحب نے اپنے مخصوص نظریات کے اعادہ پر اکتفا کی۔ اور سامعین تسلی بخش جواب منتظر ہی رہے اس طرح یہ مجلس خوشگوار ماحول میں بارہ بجے کے قریب ختم ہو گئی اور پھر تمام مہمان دوست ان کے قابل دید مقامات کو تیس چالیس منٹ تک پھر کر دیکھتے رہے۔ قابل دید مقامات میں سے لنگر بھی تھا جہاں کے سالانہ میلے کے موقعہ پر ڈیڑھ ہزار نفوس کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ الحمد للہ کہ اس موقعہ پر خاص افراد کو اسلامی لٹریچر دینے کے علاوہ کلب میں ان سوالات کے مؤثر تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور کافی دیر تک روٹری کلب کے ممبران انہی امور پر گفتگو کرتے رہے (نامہ نگار)

(بدر قادیان ۱۱ اگست ۱۹۶۶ء)

"تحریک جدید نام ہے مسلسل عملی جد وجہد کا"

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"پس تحریک جدید کسی ایک سال کے لئے نہیں۔ دو سال کے لئے نہیں دس سال کے لئے نہیں۔ بیس سال کے لئے نہیں۔ سو سال کے لئے نہیں ہزار سال کے لئے نہیں۔ تحریک جدید اس وقت تک کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے اجب تک جماعت احمدیہ دنیا میں کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہے۔ اور جب تک جماعت احمدیہ اپنے فرائض اور اپنے مقاصد کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتی ہے۔ تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جد و جہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی ہے۔ تحریک جدید نام ہے اس جد وجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر فرض اور واجب ہے۔

تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے روپیہ کا حصہ صرف ایک ظاہری نشانی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں کچھ نہ کچھ دولت خرچ کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا .... خدائی سلسلے انسانوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ انسان خدائی سلسلوں کے محتاج ہوتے ہیں!"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۷ء)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

تمام مجالس سے التماس ہے کہ ماہ اگست کا چندہ ۲۰۔ اگست تک ضرور روانہ کریں۔ چونکہ سال رواں قریب الاختتام ہے۔ اسلئے ہر مجلس کو چاہیئے کہ اپنے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کا ــــــ سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی ہوتا ہے۔ یہ اجتماع علیحدہ جگہ پر ہوگا۔ اطفال کی تربیت کے لئے ضروری امور عملی رنگ میں بتائے جائیں گے۔ تقاریر اور دوسرے متفرق قسم کے مقابلے ہوں گے۔ علمی مقابلے مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ہوں گے۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم ۲۔ نظم
۳۔ تقریر ۴۔ عام دینی معلومات
۵۔ پرچہ ذہانت و عام معلومات ۶۔ پیغام رسانی
۷۔ فی البدیہہ تقاریر ۸۔ نمونہ عمدہ اخلاق۔

ورزشی مقابلے

کبڈی۔ فٹ بال۔ دوڑ۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ لمبی اونچی چھلانگ۔ مرغ لڑائی رسہ کشی۔

ان کے علاوہ صدر صاحب اور نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ اطفال سے خطاب فرمائیں گے اور عزیز اطفال کی روحانی، جسمانی اور اخلاقی تربیت کے طریق عملی رنگ میں بتائے جائیں گے۔ اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اس اجتماع میں شامل ہوں۔

خود آئیں ــــــ دوسروں کو لائیں
دینی علم حاصل کریں ــــــ اور پھر ــــــ واپس جا کر اپنے بھائیوں کو سکھائیں۔

مزید تفصیلات ۱۵ راگست ۶۶ء کو رسالہ تشحیذ الاذہان میں دیکھیں۔
(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ اسامیاں پروگرام ایگزیکٹو

پاکستان کونسل ہیڈ آفس پنجاب (غیر دفاتر) میں۔

تنخواہ ۴۰۰-۵۰-۱۰۰۰ ــــــ شرائط: گریجوایٹ۔ ادبی و صحافی مذاق۔ ثقافتی و تعلیمی تنظیموں میں تالیف کا ملکہ ایم۔ اے ایم ایس سی کو ترجیح۔ انگریزی کے علاوہ ملک کی ایک اور زبان میں مہارت۔ عمر ۲۵ تا ۴۰۔

درخواستیں ۱۰/۹/۶۶ تک بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام ایڈمنسٹریٹو آفیسر پاکستان کونسل فار نیشنل انٹیگریشن ۱۷۵ گون ٹامس روڈ راولپنڈی۔ (پ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۶)

۲۔ انٹرونگ فیلوشپس

درخواستیں معہ نقول مجوزہ فارم میں پاکستان کونسل فیلوشپس کے لئے بی اے بی ایس سی و العہ ایس سی کا نتائج نکلنے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر بنام ڈائریکٹر پاکستان کونسل فار نیشنل انٹیگریشن ۱۷۵ گون ٹامس روڈ راولپنڈی۔

شرائط: نمبروں کی میزان ۶۰% یا زائد ــــ فارم کے لئے درخواستوں کے ہمراہ واپسی لفافہ ۱۰"×۴" تیس پیسے کی ٹکٹوں والا بھیجکر۔ یہ وظائف ایم اے۔ ایم ایس سی۔ ایم کام بی ایس سی انجینئرنگ۔ ایم بی بی ایس کے لئے ہیں۔ (پ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۶)

۳۔ اپرنٹس شپ ٹریننگ سکیم کراچی پورٹ ٹرسٹ

میرین انجینئرنگ اینڈ ٹریڈ اپرنٹس شپ چار سالہ کورسز۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ ورکشاپ منوڑا میں درخواستیں ۱۵/۹/۶۶ تک بنام چیف مکینیکل انجینئر۔

میرین انجینئرنگ۔ (۱) اے کلاس۔ شرط انٹرمیڈیٹ سائنس (انجینئرنگ گروپ)
(۲) بی کلاس شرط میٹرک سائنس

ٹریڈ اپرنٹس شپ (۱) اے کلاس، تعلیم مڈل تک۔ عمر ۱/۹/۶۶ کو ۱۷ تا ۲۰
(۲) بی کلاس: پرائمری تک 〃 ۱۵ تا ۱۸

سکیم کی کاپی و فارم درخواست، سلیبس امتحان داخلہ و تفصیلات ویلفیئر و پبلک ریلیشنز آفس کے پی ٹی ہیڈ آفس سے ۲.۵۰ روپے حبیب بنک کراچی پورٹ ٹرسٹ برانچ میں دیکر (پ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۶)

۴۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک سیالکوٹ

سہ سالہ کورس ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ آف انجینئرس۔ داخلہ فرسٹ ایر بنا بر قابلیت

ٹیکنالوجیز: (۱) آٹوموبائیل (۲) سول (۳) الیکٹریکل (۴) مکینیکل

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن اینڈ وانس ریاضی فزکس و کیمسٹری۔ بصورت سول ٹیکنالوجی ڈرائنگ۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۷/۸/۶۶ تک بنام پرنسپل۔ فارم و پراسپکٹس ایک روپیہ میں علاوہ محصول ڈاک۔ (پ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۶)
(ناظر تعلیم)

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں

ــــــ مبارکباد ــــــ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو میٹرک کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان سب کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مقدس حسب ذیل ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر شکرانہ حضور انہ مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کنری میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۴/۸/۶۶ بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کنری میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وسیع پیمانے پر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے کی۔

پہلی تقریر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیروں سے سلوک" کے موضوع پر فرمائی۔

دوسری تقریر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے "محسن اعظم" کے موضوع پر فرمائی۔

بعدہٗ خاکسار نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف۔ مکرم ڈویژنل امیر صاحب علمائے کرام اور غیر از جماعت احباب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعدد پہلو حاضرین جلسہ پر اجاگر فرمائے۔ آپ نے حضور کے حسن و احسان کا نقشہ ایسے دلکش انداز میں پیش فرمایا کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔

دوران جلسہ مکرم عنایت اللہ صاحب۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب اور مکرم محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ نے نعتیہ کلام سنایا۔

جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بہت خوشکن تھی۔ غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ بالآخر صاحب صدر نے دعا کرائی اور رات کے پونے بارہ بجے یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تقاریر شروع ہونے سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریری مقابلہ میں اوّل اور دوم آنے والے احباب میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ (مقصود احمد خان امیر جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔　　(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۴۱
۲۵/۴/۶۶

مَیں مرزا سعید احمد ولد مرزا نذیر احمد قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۳ر مارچ ۱۹۶۴ء ساکن گوڑہ ڈاکخانہ جنڈالہ ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان حال پی۔ اے۔ ایف سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵۔ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت ۱۳۲ روپے ۲۷ پیسے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ مرزا سعید احمد
گواہ شد:۔ مرزا فضل الرحمن تمغۂ خدمت
گواہ شد:۔ طفیل محمد سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ سرگودھا چھاؤنی۔

مسل نمبر ۱۸۳۴۲
۱۵/۶/۶۶

مَیں ڈاکٹر محمد زبیر لکھنوی ولد مولوی عابد حسین مرحوم قوم قریشی (صدیقی) پیشہ ڈاکٹری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ۱۳۲۔ بی حسین ڈیسلوا ٹاؤن ڈاکخانہ کراچی نمبر ۳۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ر جون ۱۹۶۶ء حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا ایک پلاٹ چھ سَو مربع گز میونسپل کارپوریشن ایمپلائیز ہاؤسنگ کراچی میں ہے جس کی قیمت اس وقت چار ہزار آٹھ سو روپے ہے۔ یہ میری واحد ملکیت ہے۔

۲۔ میری ایک سکنی اراضی ایک کنال محلہ دارالنصر ربوہ میں ہے جس کی قیمت اس وقت دو ہزار -/۲۰۰۰ روپے ہے یہ بھی میری واحد ملکیت ہے۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد مَیں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

۳۔ مَیں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ آٹھ سو تیس روپے ملتی ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت یکم جولائی ۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ ڈاکٹر محمد زبیر لکھنوی
گواہ شد:۔ محمد شفیع خاں زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی۔
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۳۴۳
۱۵/۶/۶۶

مَیں شہزادہ بیگم بیوہ چوہدری محمد نواز خاں قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ۸/۱۱ عزیز آباد ڈاکخانہ کراچی نمبر ۱۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ر جون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے تھا جو مَیں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:۔
۱۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۶ تولہ
۲۔ انگوٹھی 〃 〃 〃 ۱/۲ تولہ
۳۔ بندے 〃 〃 جوڑی وزن ۱½ تولہ
جملہ وزن ۸ تولہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۵ر جون ۶۶ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ مسماۃ شہزادہ بیگم۔
گواہ شد:۔ مبشر احمد خاں ولد چوہدری محمد نواز خاں پسر موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۸۳۴۴
۱۶/۴/۶۶

مَیں طلعت مبشر زوجہ چوہدری مبشر احمد خاں قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۱ عزیز آباد۔ ڈاکخانہ کراچی نمبر ۱۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ چار ہزار روپے تھا جس میں سے تین ہزار روپے بصورت زیور اور ایک ہزار روپیہ نقد وصول کرچکی ہوں اس کے علاوہ میرا حسبِ ذیل زیور ہے۔

کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۷ تولہ قیمت -/۸۷۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی۔

نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط

الامۃ:۔ طلعت مبشر
گواہ شد:۔ مبشر احمد خاں ولد چوہدری محمد نواز خاں۔ خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

”امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔“

(دفتر امانت تحریک جدید)

کوئی مرض لا علاج نہیں (حدیث)
عملی ثبوت ہر مرض کے لئے ہماری اکسیریں۔ تفصیلات کے لئے جوابی لفافہ لکھیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مومنوں کے آپس کے تعلقات ایسے ہونے چاہئیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں

اگر تمہارے باہمی تعلقات ایسے نہ ہوں گے تو تمہاری طاقت ضائع ہو جائے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ باہمی محبت واخوت اور اتحاد و اتفاق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مومنوں کے آپس کے تعلقات ایسے ہونے چاہئیں کہ کانّھم بنیان مرصوص گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اس میں کوئی رخنہ نہیں۔ اگر تمہارے آپس کے تعلقات ایسے نہیں ہوں گے تو تمہاری طاقت ضائع ہو جائے گی۔ جب تم اپنے ساتھی پر بدظنی کرو گے تو تم دین کے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہارے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو گا کہ میرے ساتھی نے میرے ساتھ کونسی نیکی کی ہے کہ میں اس کے لئے قربانی کروں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ دشمن کو موقع مل جائے گا اور وہ تمہیں ایک ایک کر کے مار دے گا اور تبلیغ رُک جائے گی۔ کیونکہ جس شخص کو بدظنی کی عادت ہوتی ہے وہ اُسے اپنے دوستوں میں بھی پھیلاتا ہے اور انہیں کہتا ہے کہ فلاں بڑا بے ایمان ہے اور سمجھتا یہ ہے کہ وہ ان سے ہمدردی کر رہا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ دوستوں سے دشمنوں کی طرف جاتا ہے اور انہیں کہتا ہے فلاں بڑا بے ایمان ہے۔ اور جب دشمن کو یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ لوگ آپس میں پھٹ گئے ہیں اور اگر میں نے ان میں سے کسی کو مارا تو دوسرا اسے بچائے گا نہیں تو وہ سمجھتا ہے اب موقع ہے کہ میں ان پر حملہ کر دوں۔

پس اگرچہ عقل اور محبت اپنی اپنی جگہ نہایت اہم ہیں لیکن بڑی چیز انکے درمیان توازن قائم رکھنا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تو محبت کر۔ لیکن ایک حد تک کر۔ کیونکہ جس سے تو محبت کر رہا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن تمہارا دشمن ہو جائے۔ پھر فرماتے ہیں۔ تو دشمنی بھی کر لیکن ایک حد تک کر۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ جس سے تو دشمنی کر رہا ہے وہ تمہارا دوست بن جائے۔ محبت کا سب سے بڑا نمونہ میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ لوگ شادیاں کرتے ہیں تو محبت سے ہی کرتے ہیں، ایک دوسرے کو دشمن سمجھ کر نہیں کرتے۔ پھر ویسے ہوتے ہیں لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن انہی شادیوں کے بعد بعض اوقات طلاق اور خلع کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت کہاں جاتی ہیں وہ خوشیاں اور کہاں جاتے ہیں وہ ویلیے۔ بسا اوقات خاوند بیویوں کو قتل کر دیتے ہیں اور بیویاں خاوندوں کو زہر دے دیتی ہیں لیکن کیا شادی کے دن بھی اس کا کوئی شائبہ نظر آتا ہے۔ کسی گھر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کتنی خوشیاں منائی جاتی ہیں کسی کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بڑا ہو کر یہ بچہ خوشی کا موجب ہو گا بھی یا نہیں۔ ابوجہل جب پیدا ہوا تو کتنی خوشیاں منائی گئی ہوں گی۔ اگر پیدائش کے وقت یہ پتہ لگ جاتا کہ ابوجہل بڑا ہو کر خدا تعالےٰ کے رسولؐ کی مخالفت کرے گا تو والدین بجائے خوشی منانے کے اس کا گلا گھونٹ دیتے۔ فرعون جب پیدا ہوا تو ماں باپ نے کتنی خوشیاں منائی ہوں گی۔ لیکن کسی کو کیا پتہ تھا کہ وہ بڑا ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرے گا۔ اگر پیدائش کے وقت یہ پتہ لگ جاتا کہ فرعون بڑا ہو کر خدا تعالےٰ کے ایک نبی کا مقابلہ کرے گا تو والدین شاید اس کا گلا گھونٹ دیتے۔ اسی طرح نمرود اور شدّاد جب پیدا ہوئے تو کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے۔

اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک حد کے اندر دوستی کرو۔ اگر تم اس دوستی کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے الگ ہو جاتے ہو تو یہ دوستی کسی کام کی نہیں۔ اسی طرح فرمایا۔ اگر تم دشمنی کرتے ہو تو ایک حد کے اندر کرو اور عقل سے کرو کیونکہ اگر تم دشمنی کو انتہا تک پہنچا دو گے تو ہو سکتا ہے کہ جس سے تمہاری دشمنی ہو وہ تمہارا دوست بن جائے۔ اگر تم اس کے خلاف ہر جگہ پروپیگنڈا کرتے پھرو گے تو وقت آنے پر وہ تمہارا ممد و معاون نہیں بن سکے گا۔ اس کی حمایت تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے گی کیونکہ تم نے خود ہی اس کے خلاف پروپیگنڈا کر کے اسکے رُعب کو کم کر دیا ہو گا۔ پھر خدا تعالےٰ کا غضب الگ ہو گا کہ تم نے ایک شخص سے ناجائز حد تک دشمنی کی۔ پس تم ہمیشہ اپنے کاموں کے اندر محبت اور عقل کا توازن قائم رکھو۔ اگر تم عقل میں حد سے آگے گزر جاؤ گے تو تم وہم میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اور اگر محبت میں انتہا کو پہنچ جاؤ گے تو وہ حماقت بن جائے گی۔ اور یہ دونوں باتیں بُری ہیں"۔

(الفضل ۲۰۔ مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۵)

مشرقی ترکی میں قیامت خیز زلزلہ

ابتدائی اندازہ کے مطابق ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک

ہزاروں گاؤں اور قصبات مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے

انقرہ ۲۰۔ اگست۔ کل مشرقی ترکی میں شدید زلزلہ آیا جس سے ایک وسیع علاقہ میں تباہی و بربادی پھیل گئی۔ ابتدائی اندازے کے مطابق ایک ہزار سے زائد اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ زلزلہ کا مرکز صوبہ موش کے دو قصبات بتائے گئے ہیں۔ ہزاروں گاؤں اور قصبات مٹی کے ڈھیروں میں تبدیل ہو گئے ہیں اور لوگ ملبہ کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ مشرقی اناطولیہ کا ایک شہر بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ ایک گھنٹہ تک پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ سے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ جھٹکے تیس تیس سیکنڈ کے تھے۔ کل موش کے گورنر نے بتایا کہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ۱۹۶۳ء کے بعد یہ سب سے بڑا زلزلہ ہے ۱۹۶۳ء میں یوگوسلاویہ میں زلزلہ آیا تھا اور اس میں آٹھ ہزار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

درخواستِ دُعا

میرے والدین جنہیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شمولیت کا شرف حاصل ہے کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ نیز والد محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ کو آجکل بہت سی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ ہم بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ خدائے عزّ وجل ان کو کامل صحت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور پریشانیاں دُور فرمائے۔

آمین

(والدہ زرتشت منیر احمد خان۔ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل۔ پری انجنیئرنگ اور آرٹس) کا داخلہ ۲۳۔ اگست ۶۶ء بروز منگل سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا اور اس کے بعد دس دن لیٹ فیس کے ساتھ ہو گا۔ ۷۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی پوری فیس معاف ہوتی ہے۔

انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کی درخواست کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور دو پاسپورٹ سائز فوٹو پیش کرنے ضروری ہیں۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ کالج سے طلب فرمائیں۔

قاضی محمد اسلم ایم۔ اے (کینٹب)

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴